کسی نے ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے پوچھا کہ حضور انور ﷺ کے اخلاق کیسے تھے؟ انھوں نے کہا کیا تم نے قرآن نہیں پڑھا ہے؟ جو کچھ قرآن میں ہے، وہ حضور ﷺ کے اخلاق تھے۔ غرض آپ ﷺ کی ساری زندگی قرآن پاک کی عملی تفسیر تھی اور یہ بھی آپ ﷺ کا ایک معجزہ ہے۔ خود قرآن نے اس کی شہادت دی اور کہا، اِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ یعنی اے محمد! آپ ﷺ حسن اخلاق کے بڑے رتبہ پر ہیں۔

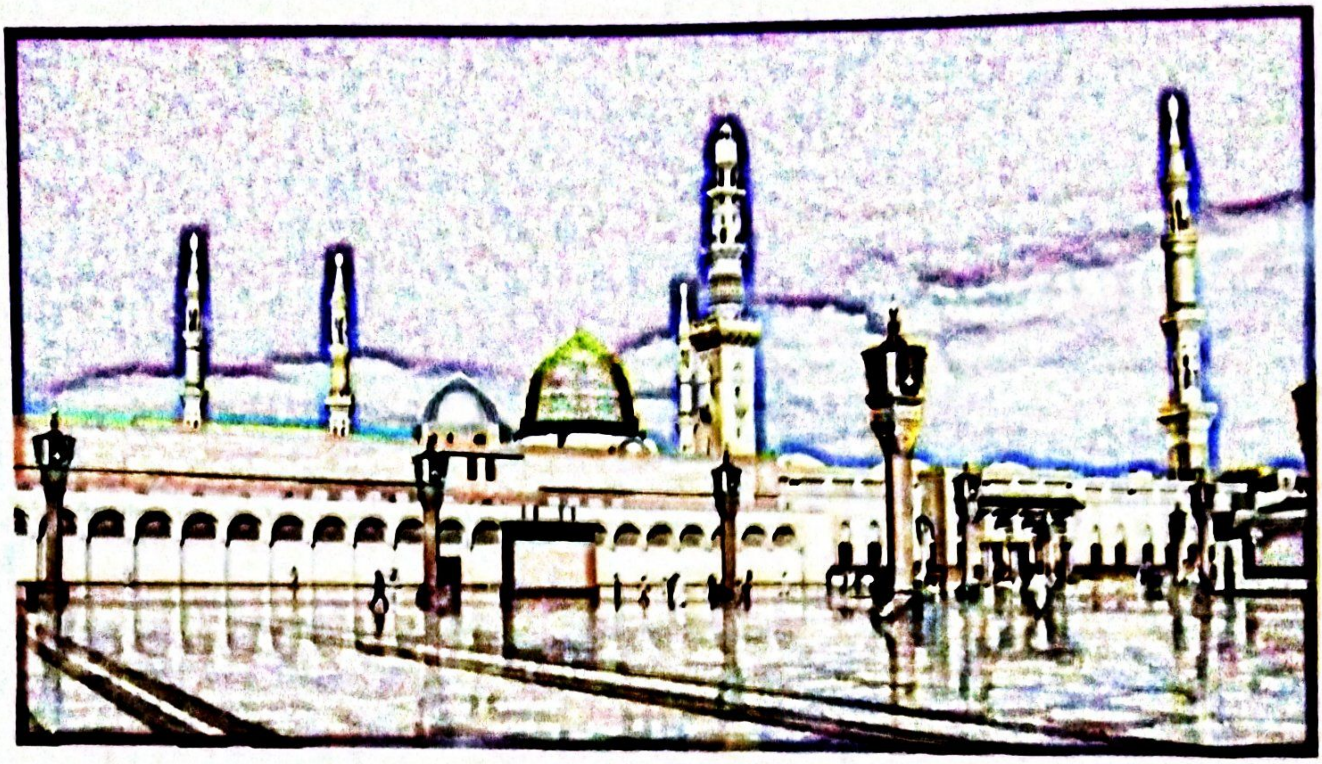

حضور ﷺ نہایت ملنسار، مہربان اور رحم دل تھے۔ چھوٹے بڑے سب سے محبت کرتے، نہایت سخی، فیاض اور داد و دہش والے تھے۔ امکان بھر سب کی درخواست پوری کرتے۔ خود بھوکے رہتے اور دوسروں کو کھلاتے۔ حضور ﷺ بڑے مہمان نواز تھے۔ آپ ﷺ کے یہاں تمام مذاہب لوگ سب ہی مہمان ہوتے، آپ ﷺ سب کی خاطر کرتے اور خود ہی سب کی خدمت کرتے، کبھی ایسا ہوتا کہ مہمان آجاتے اور گھر میں جو کچھ موجود رہتا وہ ان کو کھلا پلا دیا جاتا اور پورا گھر فاقہ کرتا۔ ایک دفعہ آپ ﷺ کے یہاں ایک کافر مہمان ہوا۔ آپ ﷺ نے ایک بکری کا دودھ اس کو پلایا، وہ سب دودھ پی گیا۔ آپ ﷺ نے دوسری بکری منگوائی، یہ اس کا بھی دودھ پی گیا۔ غرض سات بکریوں تک نوبت آئی۔ جب تک اس کا پیٹ نہ بھر گیا آپ ﷺ دودھ پلاتے رہے۔ راتوں کو اٹھ اٹھ کر مہمانوں کی دیکھ بھال فرماتے کہ ان کو کوئی تکلیف تو نہیں ہے۔ گھر میں رہتے تو گھر کے کام کاج اپنے ہاتھوں سے کرتے، اپنے پھٹے کپڑے آپ سی لیتے، اپنے پھٹے جوتے کو خود گانٹھ لیتے، بکریوں کا دودھ اپنے ہاتھوں سے دوہتے، مجمع میں بیٹھتے تو سب کے برابر ہو کر بیٹھتے۔ مسجد نبوی کے بنانے اور خندق کو کھودنے میں سب مزدوروں کے ساتھ مل کر آپ ﷺ نے بھی کام کیے۔

آپ ﷺ یتیموں سے محبت رکھتے اور ان کے ساتھ بھلائی کی تاکید کرتے۔ فرمایا، مسلمانوں کا سب سے اچھا گھر وہ ہے جس میں کسی یتیم بچے کے ساتھ بھلائی کی جارہی ہے اور سب سے خراب گھر وہ ہے جس میں کسی یتیم بچے کے ساتھ برائی کی جارہی ہے۔ غریبوں کے ساتھ آپ ﷺ کا برتاؤ ایسا ہوتا تھا کہ ان کو اپنی غریبی محسوس نہ ہوتی ان کی مدد فرماتے اور ان کی دل جوئی کرتے۔ ایک بار ایک پورا قبیلہ آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ یہ لوگ اتنے غریب تھے کہ ان میں سے کسی کے بدن پر کوئی ٹھیک کپڑا نہ تھا۔ ننگے بدن، ننگے پاؤں۔ ان کو دیکھ کر آپ ﷺ پر بہت اثر ہوا۔ پریشانی میں اندر گئے، باہر تشریف لائے اس کے بعد سب مسلمانوں کو جمع کر کے ان لوگوں کی امداد کے لئے فرمایا۔

آپ ﷺ مظلوموں کی فریاد سنتے اور انصاف کے ساتھ ان کا حق دلاتے، کمزوروں پر رحم کھاتے، بیکسوں کا سہارا بنتے، مقروضوں کا قرض ادا کرتے۔ آپ ﷺ بیماروں کو تسلی دیتے، ان کو دیکھنے جاتے، دوست، دشمن اور مومن و کافر کی اس میں کوئی قید نہ تھی۔ گنہگاروں کو معاف کردیتے۔ دشمنوں کے حق میں دعائے خیر فرماتے، جانی دشمنوں اور قاتلانہ حملہ کرنے والوں تک سے بدلہ نہیں لیا۔ ایک بار ایک شخص نے آپ ﷺ کے قتل کا ارادہ کیا۔ صحابہؓ اس کو گرفتار کر کے سامنے لائے۔ وہ آپ ﷺ کو دیکھ کر ڈر گیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا، ڈرو نہیں، اگر تم مجھ کو قتل کرنا چاہتے بھی تو نہیں کر سکتے تھے۔

ہبار بن الاسود جو ایک طرح سے حضور ﷺ کی صاحبزادی حضرت زینبؓ کا قاتل تھا، فتح مکہ کے موقع پر اس نے چاہا کہ ایران بھاگ جائے لیکن وہ سیدھے حضور ﷺ کے پاس آیا اور کہا یا رسول اللہ! میں بھاگ کر ایران جانا چاہتا تھا لیکن آپ ﷺ کا رحم وکرم یاد آیا۔ اب میں حاضر ہوں اور میرے جن جرموں کی خبر آپ ﷺ کو ملی ہے وہ درست ہیں۔ حضور ﷺ نے اس کو معاف کردیا۔

ہمسایوں کی خبرگیری فرماتے، ان کے ہاں تحفے بھیجتے، ان کا حق پورا کرنے کی تاکید فرماتے رہتے۔ ایک دن صحابہؓ کا مجمع تھا، آپ ﷺ نے فرمایا خدا کی قسم وہ مومن نہ ہوگا، خدا کی قسم وہ مومن نہ ہوگا۔ صحابہؓ نے پوچھا کون یا رسول اللہ ﷺ؟ فرمایا، وہ جس کا پڑوسی اس کی شرارتوں سے بچا ہوا نہ ہو۔ آپ ﷺ اپنے پڑوسیوں کے گھر جا کر ان کے کام کر آتے۔ پڑوسیوں کے سوا اور جو بھی آپ سے کسی کام کے لئے کہتا اس کو پورا فرماتے۔ بیوہ ہو یا مسکین یا کوئی اور ضرورت مند سب ہی کی ضرورتوں کو آپ ﷺ پورا فرماتے اور دوسروں کے کام کرنے میں عار محسوس نہ فرماتے۔ بچوں سے بڑی محبت فرماتے تھے، ان کو چومتے اور پیار کرتے تھے۔ فصل کا نیا میوہ سب سے کم عمر بچہ جو اس وقت موجود ہوتا اس کو دیتے، راستے میں بچے مل جاتے تو خود ان کو سلام فرماتے، اسلام سے پہلے عورتیں ہمیشہ ذلیل رہی ہیں، لیکن ہمارے حضور ﷺ نے ان پر بہت احسان فرمایا، ان کے حقوق مقرر فرمائے، اور اپنے برتاؤ سے ظاہر فرمادیا کہ یہ طبقہ حقیر نہیں ہے بلکہ عزت اور ہمدردی کے لائق ہے۔